سوال

(319) وراثت کا ایک مسئلہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی فوت ہوا، اس نے بائیس لاکھ روپیہ کی جائیداد چھوڑی ہے، پسماندگان میں والدہ، دو بیویاں، چار بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں، ہر ایک وارث کو کتنا حصہ ملے گا، کتاب و سنت کی روشنی میں راہنمائی فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح ہو کہ والدہ کو چھٹا حصہ ملتا ہے کیونکہ میت کی اولاد موجود ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر میت صاحب اولاد ہو تو اس کے والدین میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملنا چاہیے۔'' [1]

دونوں بیویاں ترکہ سے آٹھویں حصہ میں شریک ہوں گی، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''خاوند کے صاحب اولاد ہونے کی صورت میں بیویوں کا آٹھواں حصہ ہو گا۔'' [2]

مقررہ حصے دینے کے بعد جو باقی بچے وہ میت کی اولاد کا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''مقررہ حصہ لینے والوں کو ان کا حصہ دو اور جو باقی بچے وہ میت کے مذکر رشتہ داروں کا ہے۔'' [3] پھر باقی ترکہ کو اس طرح تقسیم کیا جائے کہ ایک بیٹے کو بیٹی کے مقابلے میں دگنا حصہ ملے۔ قرآن میں ہے: ''تمہاری اولاد کے بارے میں اللہ تمہیں ہدایت کرتا ہے کہ مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔'' [4] سہولت کے پیش نظر ترکہ کے چوبیس حصے کیے جائیں پھر ان سے چار حصے والدہ کو، تین حصے بیوگان کو اور باقی سترہ حصے اولاد کے ہیں۔ تقسیم کے لیے مندرجہ ذیل صورت ہوگی۔

والدہ	(بیوی، بیوی)	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹی	ٹوٹل
۲۴/۴	۱۷/۱۳۲	۱۷/۱۳۲	۱۷/۱۳۲	۱۷/۱۳۲	۱۷/۱۳۲	۲۶۴/۷۱	۲۶۴/۷۱	۲۶۴/۷۱	۲۶۴
۴۴	(۳۳)	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۷۱	۷۱	۷۱	

چونکہ جائیداد بائیس لاکھ روپیہ ہے اسے ۲۶۴ پر تقسیم کیا تو ایک حصہ 8333.33 روپے آتا ہے۔ اب ہر وارث کو ان کے حصوں کے مطابق اسے تقسیم کر دیا جائے۔ جو حسبِ ذیل ہے:

والدہ کو366667 بیوگان275000روپے ہر بیوہ کو137500روپے

ہر بیٹے کو28333.25روپے اور ہر بیٹی کو141666.70روپے۔ (واللہ اعلم)

---

[1]النساء:۱۱۔

[2]النساء:۱۲۔

[3]بخاری، الفرائض۔

[4]النساء:۱۱۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:292

محدث فتویٰ